بدھ 2 جون 2004ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
ٹیلیفون نمبر 213029
C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

بدھ 2 جون 2004ء 13 ربیع الثانی 1425 ہجری - 2 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 119

نماز مومن کا نور ہے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔
حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔ اور صدقہ خطاؤں کو بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو۔ اور نماز مومن کا نور ہے۔ اور روزہ آگ سے بچنے کیلئے ڈھال ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الحسد حدیث نمبر 4200)

4

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ یورپ

بیت الطاہر کوبلنز کا افتتاح وخطابہ خطبہ جمعہ اور نیشنل عاملہ کو ہدایات

رپورٹ: مکرم اخلاق احمد انجم صاحب

23 مئی 2004ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت السبوح میں پڑھائی۔ صبح نو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور اپنے دفتر میں تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

پونے بارہ بجے تک حضور انور نے مختلف خاندانوں کو شرف ملاقات بخشا۔ 32 فیملیز کے 169 احباب نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ایک بجے دوپہر جرمنی کے ایک خوبصورت شہر کوبلنز کے لئے روانگی ہوئی۔ کوبلنز میں جماعت احمدیہ جرمنی کو سو بیوت الذکر کی تعمیر کی سکیم کے تحت ایک خوبصورت بیت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بیت الذکر کے افتتاح کے لئے وہاں تشریف لے گئے تھے۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بھی ہمراہ تھیں۔ ایک گھنٹے کے سفر کے بعد 2 بجکر 5 منٹ پر بیت الطاہر کوبلنز میں حضور انور نے ورود فرمایا تو ریجن کی جماعتوں کے مرد وزن اور بچے حضور انور کے دیدار کے لئے جمع تھے۔ بچیاں ترانے پیش کر رہی تھیں۔ حضور انور جب کار سے باہر تشریف لائے تو ریجنل امیر صاحب اور عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا اور ایک بچے نے پھولوں کا گلدستہ حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور انور نے تمام احباب جماعت انصار۔ خدام۔ اطفال اور لجنات کو السلام علیکم کہا اور پھر رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

2 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ بیت الذکر میں تشریف لائے اور نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے بیت الذکر کی تعمیر کے سلسلہ میں نمایاں خدمت کرنے والے احباب کو سندات خوشنودی عطا فرمائیں اور اس کے بعد حضور انور نے مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا:۔ الحمدللہ کہ آپ کو اس شہر میں سو بیوت الذکر کی تکمیل کے سلسلہ میں اپنی اس بیت الذکر کو مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ اور آپ نے جو ایک عہد اور وعدہ کیا تھا اس کو پورا کیا تمام احباب جماعت جنہوں نے اس میں حصہ لیا۔ کچھ کو سرٹیفکیٹ مل گئے شکریہ کے طور پر۔ کچھ کو نہیں ملے لیکن یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کی ہر ایک پر نظر ہے۔ اس نیک کام کے لئے اور اس نیک مقصد کے لئے اصل سرٹیفکیٹ جو ملنا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنا ہے۔ اس لئے جن کو کچھ نہیں ملا وہ دل برداشتہ نہ ہوں اور ہمیشہ یہ ذہن میں رکھیں کہ ہم نے جو خدا کی خاطر کام کیا ہے اس کا اللہ تعالیٰ ہی انشاء اللّٰہ اجر دے گا اور ہمیشہ دیتا ہے۔

فرمایا: بیوت الذکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں۔ یہ وحدانیت کا ایک نمونہ ہیں۔ خدائے واحد کی یہاں آ کے عبادت کی جاتی ہے۔ اور اس کے آگے جھک کر اس سے ساری مناجات کی جاتی ہیں اپنی تمام ضروریات کے لئے انسان اسی کی طرف جھکتا ہے۔ اسی سے مانگتا ہے۔ فرمایا نمازیں تو پہلے بھی میرا خیال ہے یہاں پڑھی جاتی ہوں گی۔ نماز سنٹرز ہوں گے لیکن ایک خاص مقصد کے لئے ایک عمارت کو بنانا اس بات کی دلیل ہوتا ہے کہ یہاں کے رہنے والے اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند یا اس علاقے میں رہنے والے اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اظہار کے طور پر ایک سمبل (Symbol) کے طور پر ایک عمارت کھڑی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ وہ مقصد آپ سب لوگ حاصل کرنے والے بنیں۔

حضور انور نے فرمایا بیوت الذکر کے لئے ایک ضروری چیز اس کی صفائی اور پاکیزگی بھی ہے۔ اور اس میں ظاہری صفائی بھی ہے اور باطنی صفائی بھی ہے۔ ظاہری صفائی کے لئے تو آپ کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس بیت الذکر کے ماحول میں بھی ایسی صفائی ہو کہ ہر دیکھنے والا۔ ہر غیر جو یہاں آئے اس کی نظر پڑتے ہی اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو کہ میں دیکھوں یہ اتنی خوبصورت چیز ہے۔ یہ کیا ہے؟ یہاں کے Lawn بھی اچھے (Maintain) کئے ہوں یہاں کی ڈرائیو وے یا سڑکیں یا Terris یا جو بھی پکی جگہیں آپ نے بنائی ہوئی ہیں وہ بھی اچھی طرح صاف ستھری ہوں کوئی پتا کوئی کاغذ کوئی گند کبھی نظر نہ آ رہا ہو اور اسی طرح بیت الذکر کے اندر کا جو حصہ ہے ہال کا اوپر نیچے کا اس کی بھی صفائی کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ آپ کی جو نماز پڑھنے کی جگہ ہے قالین ہے یا جائے نماز ہیں وہ بالکل صاف ستھرے ہوں۔ فرمایا مٹی تو خیر یہاں نہیں ہوتی لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ آہستہ آہستہ اگر صفائی نہ کی جائے تو بڑے باریک ذرات مٹی کے اس میں جذب ہوتے جاتے ہیں جو پھر نماز پڑھنے والوں کے لئے تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے یہ تو ایک ظاہری صفائی ہے اور یہ ظاہری صفائی جو ہے یہ باطنی صفائی پر بھی اثر ڈالتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ جب نماز پڑھنی شروع کریں تو اس سے پہلے وضو کریں اور کپڑوں کو بھی صاف رکھیں سوائے اشد مجبوری کے۔ تا کہ ایک تو ظاہری طور پر ہمارا جسم بھی صاف ہو۔ اس سوچ کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو رہے ہوں کہ ہم اندر اور باہر سے پاک ہو کے آ رہے ہیں اللہ کے حضور حاضر ہو رہے ہیں۔ اور باطنی صفائی اس وقت ہوتی ہے جب انسان کے دل میں مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کی خواہش پیدا ہو۔ اور اپنے آپ کو پابند کرے کہ میں نے ان احکامات پر ضرور بضرور عمل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے ساتھ ساتھ اپنے بندوں کے بھی حقوق رکھے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے حضور آپ حاضر ہو رہے ہوں اور ظاہر یہ ہو کہ پاک دل کے ساتھ حاضر ہو رہے ہیں لیکن آپس میں دل ہمارے ایک نہ ہوں۔ ایک دوسرے کے لئے دل میں رنجشیں ہوں ایک دوسرے کے لئے خواہش ہو کہ کسی نہ کسی طرح میں اس کی ٹانگ کھینچنے کی کوشش کروں جب مجھے موقع ملے تو اس سے پھر دل پاک نہیں کہلا سکتے۔ اور ایسے دلوں کی پھر دعائیں بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اگر تمہارے دل میں کسی کے خلاف بھی نفرت یا بغض ہے تو تمہاری دعا کبھی قبول نہیں ہوگی۔ اس لئے اپنا سینہ پہلے پاک کرو پھر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو۔ اور پھر دیکھو کہ وہ خدا، واحد ویگانہ خدا وہ دعاؤں کو سننے والا خدا وہ مشکلات کو دور کرنے والا خدا کس طرح تمہاری مشکلات کو بھی دور کرتا ہے تمہاری دعاؤں کو بھی سنتا ہے۔ پھر بیت الذکر تو بنا دی بڑی خوبصورت بنا دی اور بڑی قربانی کر کے بنائی لیکن اس کی آبادی بھی اب آپ کا کام ہے۔ یہ نہیں ہے کہ صرف جمعہ کے دن بیت الذکر کھلے یا دن میں ایک دفعہ نماز کے لئے حاضر ہوں۔ کسی نہ کسی کی ڈیوٹی لگی ہونی چاہئے۔ پانچوں وقت نماز کے لئے یہ بیت الذکر کھلی رہنی چاہئے۔ چاہے کوئی نمازی آتا ہے یا نہیں آتا۔ اور آپ لوگ بھی یاد رکھیں جو لوگ اس علاقے میں رہتے ہیں۔ دو سو سے اوپر کہتے ہیں جماعت ہے یہاں کی۔ تو اللہ تعالیٰ کا حکم نماز قائم کرنے کا ہے۔ نماز باجماعت ادا کرنے کا ہے اس لئے اس بیت الذکر کی جو خوبصورتی ہے اور آپ کی قربانی کا جو اصل مقصد ہے وہ تبھی پورا ہوگا جب یہ نمازیوں سے بھی بھری رہے گی۔ اس لئے اس طرف خاص طور پر توجہ دیں کہ نمازوں میں کسی قسم کی سستی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ اور یہ بیت الذکر جو بنائی ہے اس کا حق ادا کرنے کی توفیق دے۔ بیت الذکر کے بنانے میں جو قربانیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے ان کے اموال اور نفوس میں بے انتہاء

برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

فرمایا۔ نماز کے ساتھ اس کا افتتاح تو ہو چکا ہے۔ اب الگ دعا کی مزید کوئی ضرورت نہیں ہے۔

خطاب کے بعد حضور انور لجنہ ہال میں تشریف لے گئے اور وہاں پر موجود خواتین کو السلام علیکم کہا اور ہال کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور نے دفاتر اور Basement کا بھی معائنہ فرمایا اور حاضرین کے لئے تیار کئے گئے کھانے کا بھی جائزہ لیا۔ بعدہ حضور اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔

پونے 5 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ سے باہر تشریف لائے اور بیت الذکر کے احاطہ میں سیب کا پودا اپنے دست مبارک سے لگایا۔ اس کے بعد واقفین نو بچوں کی طرف تشریف لے گئے اوران کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اوران میں چاکلیٹ اور پین تقسیم فرمائے۔ پھر وہاں پر موجود تمام احباب جماعت انصار، خدام اور اطفال کو بھی حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل ہوا۔ پھر حضور خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور تمام خواتین کو ہاتھ ہلا کر السلام علیکم کہا۔ بعدازاں ترانہ پیش کرنے والی بچیوں کی طرف تشریف لے گئے۔ اوران سے بھی شفقت کا سلوک فرماتے ہوئے اپنے دست مبارک سے پین اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔ بعد میں بچوں کا ایک اور گروپ حضور انور سے برکات حاصل کرنے کے لئے وہاں جمع ہو گیا جن کو حضور انور نے پیار کیا اور چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد عاملہ کے ممبران کو حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت ملی۔

5 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی دعا کرائی اور فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ یہ سفر دریائے رائن کے کنارے خوبصورت وادی کے بیچوں بیچ واقع موٹروے پر تھا۔ دریا کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے ایک دو مقامات پر قافلہ رکا اور امیر صاحب جرمنی نے ان مقامات کا تعارف کروایا۔ دریا کے پار دو قلعوں کا بھی امیر صاحب نے تعارف کروایا اور بتایا کہ ان دو قلعوں کے مالک دو بھائی تھے جو ایک دوسرے کے قلعہ پر قبضہ کرنے کے لئے ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار رہتے تھے۔ دونوں قلعوں کے درمیان ایک دیوار موجود ہے جو دونوں قلعوں کے درمیان فصیل کا کام دیتی ہے۔

دوسرا سٹاپ Lorrely کے مقام پر تھا۔ یہ بڑا خوبصورت منظر ہے۔ دریا کے پار پہاڑوں پر جھنڈے نصب ہیں اور دریا موڑ لیتا ہے۔ اس جگہ کا نام ایک مشہور مغنیہ کے نام پر رکھا گیا ہے۔

بعدہ KAUB نامی قلعہ پر قافلہ رکا۔ یہ قلعہ دریا کے درمیان ایک چھوٹے سے جزیرہ پر واقعہ ہے۔ اس کے بعد Stahlecn نامی قلعہ پر تھوڑی دیر کے لئے قافلہ رکا۔ یہاں پر ممبران قافلہ کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خوبصورت مناظر کی تصاویر اور ویڈیو بھی بنائی۔ پھر ممبران قافلہ کو یہ سعادت بخشی کہ خود تصویر کھینچی اور اسی طرح ممبران کو اپنے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی عطا فرمایا اس کے بعد ایک اور قلعہ میں جانے کا پروگرام تھا۔ اس قلعہ کا نام Reichentein ہے۔ یہاں پر حضور انور ایدہ اللہ نے تقریباً ایک گھنٹہ گزارا۔ ترجمان اور گائیڈ کے ہمراہ قلعہ کی تفصیلی سیر کی اور ویڈیو فلم بھی بنائی۔ حضرت بیگم صاحبہ نے بھی بڑی دلچسپی سے اس قلعہ کی سیر کی اور مختلف سوالات دریافت کئے۔ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی بھی ساتھ تھیں۔

8 بجکر منٹ 5 منٹ پر قلعہ سے باہر نکلے اور فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ 9 بجے کے قریب بیت السبوح میں ورود فرمایا اور 9 بجکر 30 منٹ پر نماز مغرب اور عشاء پڑھائیں۔

25 مئی 2004ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 4 بج کر 35 منٹ پر بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ 10 بج کر 15 منٹ پر حضور انور اپنے دفتر میں تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ جس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ 44 فیملیز کے 203 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ پونے دو بجے حضور انور نے نماز ظہر اور عصر پڑھائیں۔ 5-15 پر حضور انور اپنے دفتر میں تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو رات نو بجے تک جاری رہا۔ 59 فیملیز کے 263 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔ 9-40 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب اور عشاء پڑھائیں۔

26 مئی 2004ء

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساڑھے چار بجے بیت السبوح میں پڑھائی۔ 10 بج کر چند منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر میں تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ بعدہ فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا اور حضور انور نے 40 فیملیز کے 180 افراد کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ ایک بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ بیت الذکر میں تشریف لائے اور نماز سے قبل عزیزم سلمان ظفر ساہی آف جرمنی کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ہوئی۔

مکرم عبدالرحمان صاحب آف آئیوری کوسٹ۔ عزیزم شاہد احمد پرویز ربوہ۔ مکرمہ حکمت عباس عودۃ صاحبہ ربوہ۔ مکرمہ صادقہ فضل صاحبہ لاہور۔ مکرم ملک اعجاز احمد صاحب ربوہ۔ مکرمہ انور سلطانہ صاحبہ۔ مکرمہ آپا لیلیٰ صاحبہ ربوہ۔

پونے دو بجے نماز ظہر اور عصر پڑھائیں۔ 5 بجے شام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دوبارہ اپنے دفتر تشریف لائے اور 56 فیملیز کے 268 افراد کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ 9 بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے نماز مغرب اور عشاء پڑھائیں۔

27 مئی 2004ء

مورخہ 27 مئی 2004ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت السبوح میں چار بج کر 30 منٹ پر پڑھائی۔ 10 بجے صبح حضور انور اپنے دفتر میں تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی جس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہیں۔ 30 فیملیز کے 119 احباب نے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔ 9 بج کر 30 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے نماز مغرب اور عشاء پڑھائیں اور اس طرح آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

28 مئی 2004ء

آج بروز جمعۃ المبارک حضور انور ایدہ اللہ نے نماز فجر ساڑھے چار بجے صبح پڑھائی۔ ایک بج کر 30 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور گروس گراؤ کے لئے روانگی ہوئی۔ جہاں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے ایک ہال حاصل کیا گیا تھا۔ 2 بج کر 10 منٹ پر گروس گراؤ آمد ہوئی جہاں ریجنل امیر صاحب اور لوکل عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ ہال میں تشریف لے گئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے آیت لن تنالوا البر ...... کی تلاوت کر کے بتایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کی ترغیب دلائی ہے۔ حضور انور نے فرمایا۔ مومن کی یہ نشانی ہے کہ وہ مال خرچ کرنے سے نہیں گھبراتے۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ نیکیاں بجالانے کی ہرگز توفیق نہیں مل سکتی جب تک کہ دل کی کنجوسی اور بخل دور نہ ہو۔ آپ نے فرمایا۔ جتنی آمد ہے اور جتنا بجٹ لکھواتے ہو وہ سب تمہارا خدا جانتا ہے۔ اس لئے خدا سے معاملہ صاف رکھو۔ آپ نے افراد جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے چندوں کے حساب کو ہمیشہ صاف رکھیں پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل کس طرح نازل ہوتے رہتے ہیں۔

آپ نے خطبہ کے آخر پر اہم فریضہ زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی اور خاص طور پر احمدی خواتین کو زیور پر زکوٰۃ ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔

نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کا سکول کے ڈائریکٹر MR.KRISCHIN SCHMITH سے ملاقات کا پروگرام تھا۔ ڈائریکٹر صاحب نے اپنے دفتر کے باہر حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کو اپنے ساتھ اندر لے کر گئے۔ اس موقعہ پر حضور انور نے ڈائریکٹر سکول کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے سکول کا ہال جماعت کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے دیا۔ حضور انور نے اس سکول میں زیر تعلیم احمدی طلباء کے رویہ اور پراگرس کے بارہ میں دریافت فرمایا تو ڈائریکٹر صاحب احمدی طلباء کی تعریف کی اور بتایا کہ وہ WELL BEHAVED ہیں۔ ڈائریکٹر صاحب اور حضور انور کی بڑے خوشگوار ماحول میں گفتگو جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور نے ایک شیلڈ انہیں تحفۃً دی جس پر مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس کندہ ہے۔

پونے چار بجے کے قریب بیت السبوح کے لیے روانگی ہوئی اور پانچ بجے شام بیت السبوح ورود فرمایا۔

چھ بجے نیشنل مجلس عاملہ جرمنی اور ریجنل امراء کے ساتھ میٹنگ کے لئے حضور انور بیت السبوح میں تشریف لائے اور عاملہ کے ممبران کے کاموں کا جائزہ لیا۔ خاص طور پر نمازوں میں پراگرس کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایات دیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو لوگ بیت الذکر سے رابطہ رکھتے ہیں ان تک تو باتیں پہنچ جاتی ہیں۔ جو رابطہ نہیں رکھتے ان کی تربیت کے لیے زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ پھر حضور انور نے بعض امور کا ذکر کر کے فرمایا کہ دینی مسائل کا مربیان کے مشورہ کے بغیر جواب نہ دیا جائے۔ فرمایا ہر ایک کو فتوے دینے کا حق نہیں۔ جب بھی کوئی دینی مسائل ہوں تو افتاء کو Refer کئے جائیں۔

پھر حضور انور نے دعوۃ الی اللہ کے کاموں کا تفصیل سے جائزہ لیا اور نو مبائعین کی تربیت کے بارہ میں ہدایات دیں۔ یہ میٹنگ ساڑھے سات بجے شام تک جاری رہی۔ میٹنگ کے بعد نیشنل مجلس عاملہ مربیان اور ریجنل امراء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز کے ساتھ گروپ فوٹوز بنوانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے فوراً بعد حضور انور اپنے دفتر میں تشریف لے گئے جہاں ہیومینٹی فرسٹ کے ممبران سے میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے ان کے کاموں کی تفصیل دریافت فرمائی اور ہدایات دیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس میٹنگ کے حوالے سے احمد یحییٰ صاحب چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ یو۔کے سے دریافت کریں کہ آپ کے لیے کیا plan ہے۔ نیز فرمایا کہ بورکینا فاسو جائیں اور وہاں جا کر جائزہ لیں کہ وہاں کیا کیا کام ہیں اور آپ کیا کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے چیئرمین صاحب سے فنڈ ز تج (Rais) کرنے کے بارے میں بھی دریافت فرمایا اور ایران کے زلزلہ کے ضمن میں حضور انور کی اپیل کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ جماعت جرمنی نے اس موقع پر کیا کارروائی کی۔ میٹنگ کے بعد ممبران ہیومینٹی فرسٹ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل ہوا۔ بعدہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ جرمنی کی نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ کے لیے تشریف لے گئے جو 9 بجے شام تک جاری رہی۔ 9 بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب اور عشاء پڑھائیں اور آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

مرسلہ: نظارت بہشتی مقبرہ۔ ربوہ

نظام وصیت
امن وسلامتی اور باہمی قربتوں کا ذریعہ

آج سے 62 سال پیشتر 1942ء میں جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ منعقدہ قادیان کے موقعہ پر جماعت کے دوسرے خلیفہ حضرت مصلح موعود نے جو عظیم الشان خطاب فرمایا۔ وہ بعد ازاں ''نظام نو'' کے نام سے طبع کرادیا گیا۔ ''نظام نو'' میں حضرت مصلح موعود نے نہایت جلالی لہجہ سے پیشگوئی کے انداز میں بیان فرمایا۔

''دنیا کا نیا نظام نہ مسٹر چرچل بنا سکتے ہیں۔ نہ مسٹر روز ویلٹ بنا سکتے ہیں یہ اٹلانٹک چارٹر کے دعوے سب ڈھکوسلے ہیں اور اس میں کئی نقائص، کئی عیوب اور کئی خامیاں ہیں....''

جس وقت یہ خطاب دنیا کے سامنے ہوا۔ وہ وقت بلاشبہ مذکورہ نظاموں کے ظاہری عروج کا زمانہ تھا۔ لیکن ان نظاموں میں جو عیوب اور خامیاں تھیں۔ ان کی موجودگی میں ان نظاموں کا مستقبل وہی ہو سکتا تھا جو تدریجاً ہوا۔ اور جس کا رخ تنزل اور ناکامی کی طرف تھا۔ آج بھی ان ناکام نظامون کی بگڑی ہوئی اور مسخ شدہ شکلیں دنیا میں فعال ہیں۔ اور انسانی معاشرہ پہ مسلط ہیں۔ مشرق ومغرب اور شمال جنوب میں قطعاً کوئی فرق نہیں۔ ہر ملک، ہر خطہ اور ہر قوم ایک عالمگیر تباہی کے دہانے پہ کھڑی ہے۔ اور ہر ملک اور ہر سطح پہ یہ گویا مستقل پالیسی ٹھہر گئی ہے کہ اگر ایک فرد یا گروہ نے معاشرے کے امن کو برباد کرنے کی نیت سے کسی کی جان لی۔ یا متاع لوٹی۔ تو اگر اس کے بالمقابل جب تک زیادہ جانیں اور زیادہ گھر بار نہ اجاڑے، تباہ کیے جائیں۔ تو امن کا تقاضا پورا نہیں ہوتا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ پالیسی ساری دنیا میں اپنائی جا رہی ہے۔ اور تباہی بلکہ عالمگیر تباہی کی جانب ہی اس کا رخ ہے۔ اقوام متحدہ، سلامتی کونسل اور اسی طرح کے عالمی ادارے بھی اسی پالیسی کی لپیٹ میں آئے ہوئے ہیں۔ اور یہ عالمی کیفیت اتنی نمایاں، اتنی ہمہ گیر اور اتنی حتمی شکل اختیار کر چکی ہے۔ کہ کسی فرد کو اس صورت حال سے اختلاف یا انکار ممکن نہیں۔ اور بلاشبہ انسانیت اپنے بھیانک انجام کی طرف تیزی سے بڑھتی جارہی ہے۔

خدا تعالیٰ کے مامور حضرت مسیح موعود نے جس نظام وصیت کی الٰہی منشاء اور ہدایت کے تحت بنیاد رکھی تھی۔ اور جس کو عالمی نظام کے انداز میں حضرت مصلح موعود نے 1942ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بیان فرمایا۔ آج وہ ایک زندہ حقیقت اور ناگزیر متبادل نظام کے طور پر کھل کر سامنے آرہا ہے۔ اور اس وقت دنیا کے 176 ممالک میں اس کی بنیادی اینٹ رکھی جا چکی ہے۔ لیکن اس کے کامل عمارت کی شکل میں ابھرنے اور مستحکم ہونے میں اب زیادہ عرصہ درکار نہیں ہوگا۔ کیونکہ ایک طرف قدرت ایزدی کی طرف سے اس متبادل عالمی نظام کے قیام واستحکام کے لیے آسمان سے اقدامات ہو رہے ہیں۔ تو دوسری طرف پوری سرعت کے ساتھ بگڑا ہوا انسانی معاشرہ و نظام اپنے عبرتناک انجام کی طرف رواں دواں ہے۔ ان دونوں کیفیتوں کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں۔

''تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو۔ اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لیے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔''

پھر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا خدا کا قرب پانے کی جہاں کوشش ہوگی وہاں مخالفت ومزاحمت بھی لازماً ہوگی۔ اور وہ مخالفت دراصل اس حقیقت کی شاہد بن جاتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول اور اس میں ترقی کی روح فی الواقع موجود ہے۔ کیونکہ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ کہ کوئی انسان، طبقہ یا گروہ خدا تعالیٰ کی رضاء اور قرب کے حصول کی منزل پہ رواں دواں ہو۔ اور اس کی مزاحمت یا مخالفت نہ ہو۔ چنانچہ رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں۔

''یہ مت خیال کرو۔ کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے۔ اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے....''

الٰہی بشارتوں کے مطابق احمدیت کا جو بیج آج سے 115 سال قبل بویا گیا تھا۔ وہ اب خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت اور حفاظت میں ترقی کرتے دنیا کے 176 ملکوں میں جڑ پکڑ چکا ہے۔ اور جو نظام وصیت ''رسالہ الوصیت'' کے ذریعہ 1905ء میں دنیا کے سامنے پیش کیا گیا۔ وہ پیغام احمدیت کے پیچھے پیچھے دنیا میں متعارف ہوتا جا رہا ہے۔ اور تدریجاً دنیا اس نظام وصیت یا نظام نو سے وابستگی کے لیے تیزی سے قدم اٹھائے گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سے سچی، کامل اور فعال محبت کا رشتہ اس نظام کی بنیادی صدا ہے۔ دنیا کی خواہشات اور نفسانیت کے بندھنوں میں جکڑے ہوئے معاشرے کو اب اللہ تعالیٰ رہائی دلانا چاہتا ہے۔ اور اس کی بجائے اہل دنیا کو اپنے در پہ مجتمع دیکھنا چاہتا ہے۔ اور نظام وصیت کی یہی بنیادی روح اور ماٹو ہے۔ کہ بھولے بگڑے انسان کو اپنے خالق حقیقی کی طرف لاتا۔ اور یہ کوئی نیا مشن یا منصوبہ نہیں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار مرتبہ دنیا یہ نظارہ دیکھ چکی ہے۔ کہ انسان کو اپنے خالق پروردگار کے دروازہ پر لایا گیا۔ اور اس کے لیے نہ کوئی سیاسی حربے استعمال کیے گئے۔ نہ کبھی فریب اور بناوٹ کو جائز سمجھا گیا۔ نہ دنیا کے لالچ دیئے گئے۔ بلکہ ہر مرحلہ اور ہر منزل کے حصول میں قول سدید اور بے داغ کردار اور خوف خدا کو بطور پالیسی اپنایا گیا۔ اور نظام وصیت کے اصول وضوابط، کردار اور پروگرام بھی بلا استثنا انہی اوصاف پر مبنی ہیں۔ اس لیے نظام وصیت جب بھی کسی معاشرہ یا ملک میں پہنچتا ہے تو اس کا دامن سیاسی مقاصد اور سیاسی چالوں سے کلیتہً پاک اور بے داغ ہے۔ اور اس کی یہی خصوصیت اسکی قبولیت اور ترقی اور استحکام کی ضامن ہے۔ اس نظام وصیت یا نظام نو کے چند بنیادی اوصاف جو اسے دیگر تمام نظاموں اور معاشروں سے ممتاز ونمایاں کرتے ہیں۔ اختصار سے ذیل میں ملاحظہ ہوں۔

نظام وصیت کے بنیادی اوصاف

1۔ نظام وصیت کی بنیادی روح صرف اور صرف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قرب، محبت اور کامل اطاعت کی ڈگر پر انسان چل پڑے۔ غیر اللہ سے اس کا دور کا بھی واسطہ یا تعلق نہ رہے۔ اور غیر اللہ سے مراد نفس کی ہر وہ خواہش یا جذبہ ہے۔ جو خدا کی محبت کے راہ کو پیش آ سکتا ہے۔ خواہ اپنے نفس کی خواہشات ہوں۔ مال و دولت کی تمنا ہو۔ اہل وعیال کی محبت ہو۔ یہ سبھی کیفیتیں انسانی زندگی کا حصہ ہیں۔ لیکن فرق صرف یہ ٹھہرتا ہے۔ کہ خدا کی محبت کے سامنے دیگر تمام خواہشات اور جذبات موصی کے نزدیک ہیچ اور بے اثر ہوں۔ اس کی ایک پیاری مثال تاریخ میں حضرت علیؓ کی ذات سے منسوب ہے۔ کہ آپ کے ایک فرزند نے پوچھا۔ ابا آپ کو مجھ سے محبت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں بیٹے مجھے آپ سے بہت محبت ہے۔ بیٹے نے پھر پوچھا۔ کہ ابا کیا آپ کو خدا تعالیٰ سے بھی محبت ہے۔ حضرت علیؓ نے جواباً فرمایا۔ کہ بیٹے بلاشبہ مجھے اپنے خدا سے بھی محبت ہے۔ اس پر آپ کے فرزند نے کہا۔ کہ یہ دو محبتیں آپ کیسے اکٹھی کیے ہوئے ہیں۔ اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا۔ کہ بیٹا! بلاشبہ دونوں محبتیں مرے دل میں موجود ہیں۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی محبت کے رستے میں بیٹے کی محبت روک بننے کا امکان ہوگا۔ تو خدا تعالیٰ کی محبت کو مقدم رکھوں گا اور بیٹے کی محبت کو نظر انداز کر دونگا۔

پس وصیت ایک موصی کو خدا کی اطاعت، محبت اور فدائیت کی طرف لے جانے والا نظام ہے۔ اور غیر اللہ کی محبت کے جال سے بچانے کا منصوبہ ہے۔ اور آج کے معاشرہ میں اگر انسان صرف یہی اہتمام کر لے۔ کہ اپنے خالق و مالک پروردگار کی اطاعت کو سب کو مقدم ٹھہرا لے۔ تو معاشرہ کی ہیئت فوراً تبدیل ہو سکتی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عقیدۃً اور قولاً انسان اپنے خدا کی اطاعت ومحبت کا اقرار یا اظہار تو کرتا رہتا ہے۔ کہ جب دو محبتیں بیک وقت سامنے آ جائیں۔ تو نماز چھوڑ کر کاروبار کو مقدم رکھتا ہے۔ سچائی چھوڑ کر سیاست کو ترجیح دیتا ہے۔ دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں سے صرف ایک گھنٹہ نماز، عبادت اور ذکر الٰہی کے لیے بھی نہیں دے پاتا۔ اور اپنے خدا کا حق یعنی وقت بھی اپنی دنیاوی اغراض میں ضائع کر دیتا ہے۔ تو ایسے انسان کا خدا کی محبت واطاعت کا دعویٰ نہ صرف یہ کہ بے ثبوت ٹھہرتا ہے۔ بلکہ اپنے خدا سے وہ بے وفائی کرتا اور خدا کا حق مارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس پہ خدا تعالیٰ کا ردعمل یہاں تک بھی مشاہدے میں آتا ہے۔ کہ ایسے انسان کے چوبیس گھنٹے ہی پھر محض بیکار اور نقصان دہ بن جاتے ہیں۔ کیونکہ اس نے اپنے خالق و مالک سے بدعہدی اور بے وفائی کی ہوتی ہے۔ اور آج عالمی سطح پہ انسانی معاشرہ کی یہ روش اور رویہ ہی اس کی ابتری اور بربادی کا موجب ہے۔ لیکن جب ایک شخص نظام وصیت میں شامل ہوتا ہے۔ تو وہ ہر لحہ اور ہر فعل کے وقت اپنے خدا تعالیٰ کے حق اور رضا کو مقدم ٹھہراتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں۔

''میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا اس میں برکت دے۔ اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لیے ہوگئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین!''

سیدنا حضرت مسیح موعود کی یہ تحریر اس امر کا واضح ثبوت ہے۔ کہ وصیت کا بنیادی تقاضا یہی ہے۔ کہ انسان ہر مرحلہ پر اپنے خدائے رحیم وکریم کی مرضی کو مقدم جانے اور اپنی خواہشات پر مرضی مولا کو ہمیشہ ترجیح دے۔ ایسا نظام جیسے جیسے دنیا میں پھیلے اور جڑ پکڑے گا۔ تو دنیا کا رخ بدامنی، فساد اور تباہی بربادی کی بجائے خدا تعالیٰ کے کریمانہ سایہ وپناہ کی طرف ہو گا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا۔ جو فی الواقع تیرے ہو چکے اور دنیا کی

باقی صفحہ 4 پر

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر

ام المومنین ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

آنحضرت ﷺ نے جب شاہان عرب وعجم کو اسلام کی دعوت دی تو حضورؐ نے قبطی قوم کے عظیم راہنما مقوقس والیٔ مصر کو بھی ایک خط لکھا۔ مقوقس نے حضورؐ کے خط کا بہت احترام کیا اور خیر سگالی کے طور پر خط کے جواب کے ساتھ قبطی قوم کی عالی نسب دو لڑکیاں بھی تحفتاً بھجوائیں۔ ایک ان میں سے حضرت ماریہؓ تھیں۔ جن کو آنحضرت ﷺ کی زوجیت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت ماریہ کے بطن سے حضورؐ کے فرزند ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے جو کم سنی میں ہی وفات پا گئے۔ انہی کے متعلق حضورؐ نے فرمایا تھا۔ **لو عاش ابراهیم لکان صدیقا نبیا.**

حضرت ماریہؓ کی ازدواجی حیثیت کے متعلق بعض غیر محتاط مسلم مؤرخین نے نادانستہ اور غیر مسلم مؤرخین نے دانستہ یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ آپ آنحضرت ﷺ کی لونڈی اور کنیز تھیں اور آپ کی حیثیت آنحضرت ﷺ کی دوسری ازواج مطہرات سے کم تر تھی۔

تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ماریہ کی حیثیت ایک کنیز کی ہرگز نہ تھی بلکہ آنحضرت ﷺ نے آپ سے باقاعدہ نکاح فرما کر آپ کو ازواج مطہرات میں شامل فرمایا تھا۔ قبل اس کے کہ تاریخی واقعات کی چھان بین کی جائے مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف سے اس کا حل تلاش کیا جائے اللہ تعالیٰ سورۃ احزاب آیت 51 میں فرماتا ہے۔

اے نبی تیری موجودہ بیویوں میں سے وہ جن کو تو نے ان کا حق مہر ادا کر دیا ہے۔ ہم نے تیرے لئے حلال کر دی ہیں۔ اسی طرح آئندہ کے لئے وہ عورتیں جن کے مالک تیرے داہنے ہاتھ ہوئے ہیں۔ جن کو اللہ تیرے قبضہ میں جنگ کے بعد لایا ہے۔ اور اسی طرح تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھی کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے۔ اور ایسی مومن عورت بھی جس نے اپنی جان کو نبی کیلئے ہبہ کر دیا بشرطیکہ نبی اس سے نکاح کا ارادہ کرے۔ یہ حکم خاص تیرے لئے ہے باقی مومنوں کیلئے نہیں۔ ہم اس کو جو ہم نے ان (مسلمانوں) پر ان کی بیویوں کے متعلق اور ان کی لونڈیوں کے متعلق فرض کیا ہے خوب جانتے ہیں تا کہ تجھ پر کوئی ناواجب قید نہ ہو اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قرآن مجید کی اس محولہ بالا آیت کی رو سے آنحضرت ﷺ کو علاوہ ان بیویوں کے جو ہجرت مدینہ سے قبل حضورؐ کے عقد زوجیت میں تھیں صرف تین قسم کی عورتوں سے شادی کرنے کی خدا تعالیٰ نے اجازت دی۔

اول۔ **و ماملکت یمینک** یعنی وہ عورتیں جو جنگ میں قید ہو کر آئیں۔

دوم۔ **التی هاجرن معک** وہ عورتیں جو آپ کے ہمراہ مدینہ ہجرت کر کے آئیں۔

سوم۔ **ان وهبت نفسها** ۔ وہ عورت جو اپنے آپ کو نبی کیلئے ہبہ کرے۔

قرآن مجید کی اس تصریح کے بعد یہ فیصلہ کرنا آسان ہے کہ حضرت ماریہؓ کی حیثیت مندرجہ بالا تینوں قسم کی عورتوں سے مختلف ہے اور چونکہ وہ کسی جنگ میں اسیر ہو کر نہیں آئی تھیں اس لئے ان کی آزاد حیثیت برقرار تھی اور وہ ملک یمین قرار نہیں پا سکتی تھیں۔ حضور کی ازواج میں سے حضرت صفیہؓ اور حضرت جویریہؓ جنگوں کے نتیجہ میں اسیر ہو کر آئی تھیں ان پر کنیز ہونے کا شبہ کیا جا سکتا تھا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ حضورؐ نے ان خواتین سے بھی ان کو آزاد کرنے کے بعد باقاعدہ نکاح فرمایا تھا۔ چنانچہ تاریخ یعقوبی کے مصنف نے لکھا ہے۔

2۔ جن مورخین نے روایات کی اچھی طرح چھان بیان کی ہے۔ انہوں نے حضرت ماریہ کے ساتھ لفظ کنیز کے استعمال سے احتراز کیا ہے اور حضرت ماریہ کو ازواج مطہرات کی فہرست میں شامل کیا ہے۔ (تاریخ یعقوبی جلد دوم صفحہ 68)

3۔ یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ماریہ کو شروع سے ہی پردہ کروایا۔ (زرقانی جلد 2 ص 272) اور یہ امر مسلمہ فقہی مسئلہ ہے کہ پردہ صرف آزاد عورت ہی کر سکتی ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے غزوۂ خیبر کے بعد حضرت صفیہؓ بنت حیی سے عقد فرمایا۔ تو حضور نے انہیں پردہ کروایا اور صحابہ میں یہ چہ میگوئیاں ہوئیں کہ حضرت صفیہ کی حیثیت ملک یمین کی نہیں بلکہ آزاد عورت کی ہے تبھی حضور نے ان سے پردہ کروایا۔

(زرقانی جلد 2 صفحہ 256، 257)

4۔ مقوقس والی مصر نے آنحضرت ﷺ کے مکتوب گرامی کے جواب میں لکھا۔

ترجمہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یہ خط محمد بن عبد اللہ کے نام قبطیوں کے رئیس مقوقس کی طرف سے ہے سلام علیک۔ میں نے آپ کا خط پڑھا اور آپ کے مفہوم کو سمجھا اور آپ کی دعوت پر غور کیا۔ میں یہ ضرور جانتا تھا کہ ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے مگر میرا خیال تھا کہ وہ شام میں پیدا ہوگا۔ میں آپ کے سفیر کے ساتھ عزت کے ساتھ پیش آیا ہوں۔ میں آپ کی خدمت میں دو لڑکیاں بھجوا رہا ہوں جنہیں قبطی قوم میں بڑا درجہ حاصل ہے۔ اسی طرح کچھ پارچات اور آپ کی سواری کیلئے ایک خچر۔

اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ مقوقس آنحضرت ﷺ سے بہت متاثر تھا اور اس نے حضور کی تکریم کے اظہار کے طور پر انتہائی اعلیٰ خاندان کی لڑکیوں کا انتخاب کر کے حضور کی خدمت میں بھجوایا تھا۔ نہ کہ غلاموں کی مارکیٹ سے خرید کر۔ ایسے خاندانوں کی خواتین سوائے جنگ کی صورت کے غلام بننے پر رضامند نہیں ہو سکتیں۔

5۔ حضرت ماریہ کے بطن سے آنحضرت ﷺ کا جو فرزند پیدا ہوا۔ وہ بڑا عظیم المرتبت تھا۔ ان کی وفات پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ **لو عاش ابراهیم لکان صدیقا نبیا. (رواه ابن ماجه)** کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ایک صدیق نبی ہوتا۔ اور علامہ احمد شہاب الدین ابن حجر الہیثمی المکی نے اپنی کتاب الفتاوی الحدیثیہ حضرت علیؓ سے جو روایت درج کی ہے اس میں تو حضرت ابراہیم کے متعلق آنحضرت ﷺ کے الفاظ میں **اما واللہ انه لنبی ابن نبی (الفتاوی الحدیثیه ص 150 طبع اولیٰ)** کہ خدا کی قسم یہ تو نبی ابن نبی ہے۔

اس جلیل القدر بچہ کا نسب کسی طور پر بھی داغدار ہونا سنت الٰہی کے خلاف ہے۔ انبیاء حسباً و نسباً اعلیٰ خاندانوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ تا دشمن ان پر اس طور کا طعن نہ کر سکے۔ ہرقل قیصر روم نے ابوسفیانؓ سے آنحضرت ﷺ کے حسب ونسب کے متعلق پوچھا تھا کہ **کیف نسبه** کہ آپ کا خاندان کیسا ہے۔ تو ابوسفیان نے جواباً کہا **هو فینا ذو نسب** کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے۔ اور ہرقل نے کہا تھا **و کذالک الرسل تبعث فی نسب قومها** کہ تمام رسول قوم کے اعلیٰ گھرانوں میں ہی پیدا ہوتے ہیں ۔ (بخاری) اگر ماریہ کی حیثیت ایک کنیز کی سمجھی جائے۔ تو صاحبزادہ ابراہیم علیہ السلام کے نسب پر طعن آتا ہے۔

6۔ عربی زبان میں ایک کنیز کو مباشرت عقد میں لانے کے لئے تزوج کا لفظ استعمال نہیں ہوتا تزوج باقاعدہ نکاح کو کہتے ہیں جو ہمیشہ آزاد عورت سے ہوتا ہے۔ حضرت صفیہؓ کے متعلق حدیث میں آتا ہے۔ **ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اعتق صفیة و تزوجها** (بخاری کتاب النکاح) یعنی آنحضرت ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے آپ سے باقاعدہ شادی کر لی۔ اسی قسم کے الفاظ حضرت ماریہ کے متعلق بھی آتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ماریہ بھی آزاد عورت تھیں۔ چنانچہ المستدرک الحکم جلد نمبر 4 صفحہ 38 میں آتا ہے۔

ثم تزوج رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ماریة بنت شمعون و هی التی اهدها الی رسول اللّٰه المقوقس صاحب الاسکندریة

کہ پھر آنحضرت ﷺ نے ماریہ بنت شمعون سے باقاعدہ شادی کر لی۔ جسے اسکندریہ کے والی مقوقس نے رسول اللہ کی خدمت میں ہدیۃً بھیجا تھا۔

بعض شبہات کا ازالہ

کتب آثار و سیر میں مذکور ہے کہ جب حضرت صاحبزادہ ابراہیم پیدا ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ **اعتقها ولدها** کہ ماریہ کو اس کے بیٹے نے آزاد کر دیا۔ یعنی حضرت ابراہیم کی پیدائش سے حضرت ماریہ ایک کنیز کی بجائے ام ولد قرار پائیں۔ حسب حدیث **ایما امراة ولدت من سیدها فانها حرة اذا مات** کہ جب کسی کنیز کے ہاں اس کے مالک سے کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنے مالک کی وفات کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔

ان ہر دو روایات پر قاضی ابن الرشد قرطبی تنقید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ مذکورہ دونوں احادیث محدثین کے نزدیک ثابت نہیں۔

2۔ بعض مورخین کو لفظ جاریہ سے دھوکا لگا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ جاریہ صرف لونڈیوں کے لئے استعمال ہوتا ہے آزاد عورت کے لئے نہیں۔ یہ بات صحیح نہیں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے متعلق واقعہ افک کے ذکر میں فرماتی ہیں۔ **و انا جارية حديثة السن (بخاری)** کہ میں اس وقت نوعمر لڑکی تھی۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ جاریہ کا استعمال آزاد اور غلام دونوں کے لئے ہے۔

3۔ بعض مسلمان مورخین کو ماریہ نام سے بھی غلط فہمی ہوئی ہے۔ حضرت ماریہ قبطیہ کے علاوہ ماریہ نام کی دو خادمائیں آنحضرتؐ کی خدمت گزاری میں رہتی تھیں۔ ایک ماریہ جو جاریۃ النبی کہلاتی تھی ان کی کنیت ام رباب تھی اور دوسری خادمۃ النبی کہلاتی تھیں۔ یہ مثنی بن صالح بن مہران عمرو بن حریث کی دادی تھیں۔ ان دونوں خادماؤں کے حضرت ماریہ کے ہم نام ہونے کی وجہ سے واقعات میں التباس پیدا ہو گیا۔

بقیہ صفحہ 3

اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔‘‘

پس جو شخص نظام وصیت میں شامل ہوتا ہے۔ وہ صرف دنیا کی زندگی میں ہی اپنے دل کو پاک نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کی یہ قلبی کیفیت اس وقت تک قائم رہتی ہے ۔ جب تک کہ اپنی آخری اور مبارک آرامگاہ کو حاصل نہیں کر لیتا۔ پس نظام وصیت دنیا کے لیے امن و سلامتی اور باہمی قربتوں کا ذریعہ ثابت ہوگا۔ اور ہر موصی اپنے روزمرہ کردار، افعال میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھنے والا ہوگا۔ اور آج انسانیت کو ایسے ہی افراد اور معاشرہ کی ضرورت ہے۔ اور حضرت مصلح موعود نے اپنے 1942ء کے خطاب میں دنیا کو ایسے معاشرے اور نظام کی بشارت دی ہے۔ جس سے دنیا کا امن اور مستقبل وابستہ ہے۔ اور جس کی بنیادی اینٹ دنیا کے 176 ممالک میں رکھی جا چکی ہے۔

فرید احمد صاحب ایم ایس سی فارسٹری

پاکستان کے ساحلی جنگلات۔ مینگرووفارسٹ

پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب کے ساتھ ساتھ تقریباً 1500 مربع میل کے علاقہ پر ساحلی جنگلات تقریباً 15 سے 20 میل چوڑی اور 120 میل لمبی پٹی میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ملک کا سب سے بڑا دریائے سندھ سمندر میں گرنے سے پہلے کافی شاخوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ دو شاخوں کے درمیانی حصہ کو ڈیلٹا کہتے ہیں۔ ان علاقوں میں جب دریائے سندھ کا میٹھا پانی سمندر میں شامل ہوتا ہے۔ تو اس سے سمندری نمکین پانی کی کڑواہٹ میں کمی آ جاتی ہے۔ اس میٹھے پانی کی وجہ سے ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ گھاس۔ جھاڑیاں اور درخت اگتے ہیں۔ اس وجہ سے ہجرت کرنے والے پرندے بھی یہاں افزائش نسل کے لئے بسیرا کرتے ہیں۔ پاکستان میں یہ علاقہ 8 لاکھ 52 ہزار 112 ایکڑ پر مشتمل ہے۔ اور یہ علاقہ حفاظت شدہ جنگلات (Protected Forests) کہلاتا ہے۔

آب وہوا

یہ ساحلی جنگلات 5-23 درجے سے 5-24 درجے شمالی عرض بلد اور 05-67 سے 15-68 درجے مشرقی طول بلد کے درمیان واقع ہیں۔ موسم کے اعتبار سے اگر ان ساحلی جنگلات کا جائزہ لیں تو یہ بات واضح ہو گی کہ ان علاقوں میں سمندری خوشگوار ہوائیں ہر وقت چلتی رہتی ہیں۔ مئی جون اور جنوری فروری کے دنوں میں موسم قدرے شدید ہوتا ہے۔ فروری میں جب ٹھنڈی ہوائیں کوئٹہ بلوچستان کے علاقے میں برفباری کا موجب بنتی ہیں تو ساحلی علاقوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ مئی جون میں بحیرہ عرب میں بننے والا ہوا کا کم دباؤ تھر کے ریگستان سے ہواؤں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جس کی وجہ سے سمندری خوشگوار ہوائیں رک جاتی ہیں۔ مئی میں درجہ حرارت $43^{o}C$ تک ہواؤں کی رفتار خشکی سے سمندر کی طرف 15 سے 30 میل فی گھنٹہ تک پہنچ جاتی ہے۔ وسط جون سے بادل نمودار ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے درجہ حرارت گرنا شروع ہو جاتا ہے۔ جولائی اگست میں مون سون کی بارشیں ہوتی ہیں۔ اور ستمبر میں آسمان صاف نظر آتا ہے۔ ہوا میں نمی کا تناسب موسم کے اعتبار سے گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ اور 50 سے 90 فیصد تک ریکارڈ کیا گیا ہے۔ یہاں سالانہ 180 ملی میٹر تک بارش ہوتی ہیں۔

سمندری جزیرے

ان ساحلی جنگلات کا علاقہ جزیروں اور پانی کی گزرگاہوں (Creeks) پر مشتمل ہے جس کی وجہ سے ڈیلٹے نمودار ہوتے ہیں نیز دریائی پانی کی متعدد تنگ گزرگاہوں کی وجہ سے جزیرے بھی نمودار ہوتے ہیں۔ سمندری مدوجزر کی وجہ سے دن میں دو بار پانی چڑھتا اور اترتا ہے۔ ہر چھ گھنٹے کے بعد پانی اپنی سمت تبدیل کرتا ہے۔ اگر اترا ہوا ہو تو چڑھنا شروع کر دیتا ہے یا اگر چڑھا ہوا ہو تو اترنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ سمندری جزیرے یا تو پانی میں اکثر ڈوبے رہتے ہیں۔ یا مدوجزر کی وجہ سے ڈوب جاتے ہیں۔ اور پھر نمودار ہو جاتے ہیں۔ ان علاقوں میں بننے والی لہریں ایک طرف تو کٹاؤ کا باعث بنتی ہیں۔ اور دوسری طرف مٹی بچھاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے بھی جزیرے نمودار ہوتے ہیں۔ ان علاقوں میں دریا کی لائی بہت باریک چکنی مٹی ہوتی ہے۔ چونکہ دن میں دو مرتبہ پانی جزیروں اور ساحلی علاقوں میں داخل ہوتا ہے۔ اس وجہ سے وہاں گھاس جھاڑیاں اور درخت اگتے ہیں۔ اور یہ اگنے والے پودے پانی کی مقدار سے مناسبت رکھتے ہیں۔ یہ اگنے والے پودے آبی گذرگاہوں کے نزدیک بڑے گھنے اور صحت مند ہوتے ہیں۔ لیکن جوں جوں جزیرے کے وسط کی طرف چلیں ان کی تعداد کم ہوتی جاتی ہے۔ کیونکہ ان علاقوں میں میٹھے پانی کی بہت کمی ہوتی ہے۔ پاکستان کے ان علاقوں میں میٹھے پانی کا منبع صرف دریائے سندھ ہے۔ جو کہ کراچی سے جنوب مشرقی سمت 120 میل کے فاصلے پر سمندر میں شامل ہوتا ہے۔ ڈیموں کے بننے سے پہلے سال دریائے سندھ کا میٹھا پانی سمندر میں شامل ہوتا رہتا تھا۔ مگر اب صرف سیلاب آنے پر ہی میٹھا پانی ان ڈیلٹاؤں کے اور آبی گذرگاہوں کی آخری حدوں تک پہنچتا ہے۔ ان جزیروں پر بچھائی گئی دریائی چکنی مٹی پر سب سے پہلے سن گراس (Son Grass) اگتی ہے۔ کیونکہ پانی اترتا اور چڑھتا رہتا ہے اس کے بعد جزیروں کے ذرا اندر کی طرف پانی سے ہٹ کر اگنے والے درختوں کے لئے حالات قدرے سازگار ہوتے ہیں۔ یہاں پر اگنے والے پودے درج ذیل ہیں۔

1۔ (ایوے سینیا آفیشینیلس) (Avicennia officinalis)

2۔ سریوپس کینڈولی آنا وکینڈولیانا Ceriops candollena

3۔ سلسولا فوئیڈا Salsola Foetida

سوڈا فروٹیکوزا Sueda Fruticosa

یہ پودے ساحلی علاقوں میں رہنے والے جانوروں کے لئے بہترین چارے کا کام دیتے ہیں۔ ان درختوں سے جلانے کے لئے بہترین لکڑی حاصل ہوتی ہے۔ اور اس لکڑی سے بہترین کوئلہ بھی بنایا جاتا ہے۔ کسی حد تک عمارتوں کے لئے بھی یہ لکڑی استعمال ہوتی ہے۔

ان پودوں کے ساتھ ساتھ آبی گزرگاہوں میں مچھلی اور جھینگے وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ اور یہ علاقے ہجرت کر کے آنے والے پرندوں کی خواب گاہیں بھی ہیں سردیوں کے موسم میں ان علاقوں میں انہی پرندوں کی وجہ سے بہت رونق ہوتی ہے۔

جوں جوں دلدلی جزیروں پر پانی چڑھتا ہے اور خشک ہوتا رہتا ہے۔ نمک کی سفید خشک تہہ نظر آتی ہے۔ اور یہ تہہ وقت کے ساتھ ساتھ موٹی اور اونچی ہوتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ مدوجزر کا پانی ان جزیروں پر نہیں پہنچ پاتا اور دور دور تک سفید پاؤڈری نمک کی تہہ نظر آتی ہے۔ جس کی وجہ سے ان دلدلی علاقوں کو رن آف کچھ (Rann of Kutchh) کا علاقہ کہتے ہیں۔

مکرم عرفان محمود بھٹی صاحب

کینیڈا کا خوبصورت شہر کارنوال

کارنوال اونٹاریو (کینیڈا) کا ایک خوبصورت حصہ ہے جس کی آبادی ساٹھ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ یہ حصہ سینٹ لارنس دریا کے کنارے آباد ہے۔ ٹورانٹو جانے والی شاہراہ 401 شہر کے ساتھ ساتھ گزرتی ہے۔ امریکہ جانے والی آدھی ٹریفک بھی ریل کے ذریعہ شہر کے اندر سے ہو کر گزرتی ہے۔

کارنوال مرکزی دارالحکومت اوٹاوہ اور مانٹریال کے سنگھم پر واقع ہے۔ اوٹاوہ سے اس کا فاصلہ 102 کلومیٹر، مانٹریال سے 127 کلومیٹر اور ٹورانٹو سے 421 کلومیٹر ہے۔ یہ ایک قدیم شہر ہے جو مکئی کی کاشت کے لیے بھی بے حد شہرت رکھتا تھا مگر اب یہاں فیکٹریاں قائم ہونے کے باعث مکئی کی کاشت کی اہمیت کم ہو گئی ہے۔

کارنوال میں اشیائے ضرورت کی خریداری کے لیے ہر قسم کے سپر سٹورز موجود ہیں جن میں وال مارٹ، کینیڈین ٹائر، ٹوفرلز، ذیلر، اور سمرز وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ایشین گروسری سٹورز بھی موجود ہیں جہاں سے کھانے پکانے کا ہر قسم کا سامان دستیاب ہے۔ یہ سٹورز سارے شہر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ میکڈونلڈ، ٹم ہورٹن اور پیزا ہٹس بھی وافر تعداد میں موجود ہیں۔ یہاں کی رہائش بہت سستی ہے۔ مکان بہت کم کرائے پر مل جاتے ہیں۔ کم آمدنی والے افراد کے لیے ڈھائی سے تین سو ڈالر ماہوار پر مکان مل سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ دو بیڈ روم والے مکان بھی پانچ سو ڈالر ماہوار کرائے پر مل سکتے ہیں جب کہ دوسرے شہروں میں ایسے ہی مکانات دگنے کرائے پر دستیاب ہوتے ہیں۔

کارنوال میں کاروبار کے مواقع موجود ہیں۔ یہاں گروسری سٹورز کھولے جا سکتے ہیں۔ آئس کریم پارلرز اور سینڈوچز کے کام کی بہت گنجائش ہے۔ اس وقت ٹیکسی چلانے کے کام میں کافی وسیع امکانات موجود ہیں۔ ذاتی کار کو ٹیکسی کے طور پر استعمال کرنے سے کافی آمدنی ہو سکتی ہے۔ بڑے شہروں کی نسبت یہاں استعمال شدہ کاریں بھی سستی مل سکتی ہیں۔

چونکہ اس کا اکثر حصہ دریا کے کنارے پر واقع ہے لہٰذا مچھلی کے شکار کے بہت مواقع موجود ہیں۔ دریا کا پانی میٹھا ہونے کی وجہ سے یہاں بہترین قسم کی مچھلی وافر مقدار میں پائی جاتی ہے۔ بہت سے لوگ یہاں مچھلی کا شکار کرتے نظر آتے ہیں۔ کارنوال ایک خوبصورت اور صاف ستھرا شہر ہے۔ چنانچہ شمالی امریکہ کے صاف ستھرے چالیس شہروں میں اسے دسواں خوبصورت اور صاف شہر قرار دیا گیا ہے۔

ٹورانٹو، مانٹریال اور اوٹاوہ جانے کے لیے بسیں اس شہر سے ہو کر گزرتی ہیں۔ ریلوے لائن بھی شہر کے اندر سے ہو کر اوٹاوہ، مانٹریال اور ٹورانٹو جاتی ہے۔ دریا کے کنارے واقع ہونے کی وجہ سے یہ شہر قابل دید ہے۔ خریدنے یا کرائے پر حاصل کرنے کے لیے یہاں مکانات کی کوئی کمی نہیں۔ چالیس پچاس ہزار ڈالر کے عوض ایک اچھا مکان خریدا جا سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں جماعت احمدیہ موجود ہے جس کے افراد کی تعداد نوے کے قریب ہے۔ لہٰذا احمدی احباب کے یہاں آباد ہونے سے انہیں جماعتی فائدے بھی ہو سکتے ہیں۔ نماز جمعہ اور عیدین اور دیگر اجتماعات کے لیے بھی ایک بلڈنگ حاصل کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔ شہر میں پھیلی ہوئی فیکٹریوں اور سپر سٹورز پر ملازمت ملنے کے کافی مواقع موجود ہیں۔ مقامی جماعت یہاں نئے آنے والے احمدی دوستوں کی ہر رنگ میں مدد کرنے کا عزم رکھتی ہے۔

انٹر تک بہت سے علمی ادارے یہاں موجود ہیں جن میں سینٹ لارنس کالج قابل ذکر ہے۔ اس کے علاوہ علاج معالجے کے لیے ڈاکٹروں اور ہسپتالوں کی بھی کمی نہیں۔

امریکہ کا انٹرنیشنل ایئر پورٹ Syracirse کا فاصلہ بھی یہاں سے تین سو کلومیٹر کے لگ بھگ ہے۔ لوگ نیویارک اور پینسلوینیا جانے کے لئے اسی بارڈر سے جاتے ہیں اور بذریعہ کار سفر کرتے ہیں۔

گنجان آباد شہروں میں بسنے والوں کے لیے جو بہت زیادہ کرایوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں اور مناسب ملازمت کی تلاش میں ہیں یہاں بہترین مواقع موجود ہیں۔

نعیم الدین نعمان

میری والدہ
مکرمہ جمیلہ سرور صاحبہ

خاکسار کی والدہ جمیلہ سرور صاحبہ مرحومہ نہایت مخلص ہر دلعزیز خاتون تھیں۔ ان کو غرباء اور مساکین سے بے حد پیار تھا۔ خداترس اور دلیر تھیں۔ دعوت الی اللہ کی شیدائی تھیں بلکہ ان کا کھانا پینا ہی دعوت الی اللہ تھا۔ آپ چک جھمرہ میں 1932ء میں پیدا ہوئیں اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم کے چچا حضرت شیخ مولا بخش رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ آپ کو پیغام حق پہنچانے کا ملکہ تھا۔ میٹھی زبان کے ساتھ دوسرے لوگوں کے دل موہ لیتی تھیں۔ آپ نے جماعت کے کام کو ہمیشہ دنیا پر مقدم جانا۔ خلفاء سے محبت اور اطاعت اپنا شیوا تھا۔ آپ نے دین کے راستہ میں بہت تکالیف اٹھائیں۔ صبر وشکر سے ثابت قدم رہیں آپ نے بطور سیکرٹری دعوت الی اللہ لمبا عرصہ کام کیا لجنہ کی سرگرم رکن تھیں۔ سادہ زندگی بسر کرنے والی اور دور اندیش خاتون تھیں دنیا کے لیے کم کیا مگر دین کے لیے زندگی پیش کر دی اور یہی آخر دم تک کہتی رہیں کہ کچھ نہیں کیا۔ جب جماعت کا کام شروع کیا تو کسی طرح پیچھے نہ ہٹیں آپ کی کوششوں کے نتائج ہی تھے کہ ضلع سرگودھا کی لجنہ اماء اللہ کئی سال تک اچھی پوزیشن لیتی رہی اور دعوت الی اللہ میں اول رہی آپ اصلاحی کمیٹی کی ممبر تھیں۔ پھر وقف نو میں کام کیا۔ شعبہ رشتہ ناطہ میں بھی دلچسپی لیتی رہیں اور احسن رنگ میں کام کیا۔ دعوت الی اللہ تو آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ مرد وزن تمام آپ کے اخلاق سے بے حد متاثر ہوتے۔ آپ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے ایک بیٹی چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹا بطور ناظم اصلاح وارشاد خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا خدمت کر رہا ہے۔ ایک بیٹا ہالینڈ کی ایک مجلس کا صدر رہا ایک بیٹا بلغاریہ کی جماعت کا صدر ہے۔ اسی طرح دوسرے بچے بھی کام کر رہے ہیں۔ آپ نے انتخاب خلافت کے وقت خواب میں دیکھا کہ فرشتوں کی قطاریں ہیں جو زمین پر V کی شکل میں اتر رہی ہیں اور ایک انسان سر پر تاج لیے آ رہا ہے۔ آپ بہت مہمان نواز تھیں۔ مہمان نوازی آپ کی شخصیت کا اہم پہلو تھا۔ آپ بہت متقی، پرہیز گار تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ کے آخری الفاظ یہ تھے کہ میں چاہتی ہوں کہ میری زندگی دین کے کام میں کرتے ہوئے گزر جائے وہ خواہش آپ کی پوری ہوئی۔ ضلع سرگودھا کی جماعت آپ کی کمی ہمیشہ محسوس کرتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور ہمیں آپ کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36490 میں میاں حمید احمد ولد میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجن پور شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ بنجر اراضی واقع کوٹلی نصیر ھبہ شدہ از والد محترم رقبہ 92 کنال 13 مرلے مالیتی -/18530 روپے۔ 2۔ بنجر اراضی واقع تھل کرم ھبہ شدہ از والد محترم رقبہ 17 کنال 6 مرلے مالیتی -/3550 روپے۔ 3۔ اراضی رقبہ ایک کنال واقع دارالصدر ربوہ ھبہ شدہ از والدہ محترمہ برادرم محترم و ہمشیرگان مالیتی -/400000 روپے۔ 4۔ ترکہ والد محترم نقد رقم -/93000 روپے۔ 5۔ رہائشی مکان واقع عنایت آباد کالونی راجن پور رقبہ 16 مرلے مالیتی -/500000 روپے۔ 6۔ ترکہ والد محترم (i) بنجر اراضی رقبہ ایک ہزار 69 کنال واقع کوٹلی نصیر مالیتی -/213800 روپے۔ (ii) بنجر اراضی رقبہ 72 کنال 3 مرلے واقع تھل کرم چک خاص مالیتی -/14450 روپے۔ (iii) سکنی پلاٹ رقبہ 14 مرلے واقع راجن پور غربی مالیتی -/80000 روپے۔ جس کے ورثاء والدہ محترمہ 3 بہنیں اور دو بھائی ہیں۔ 7۔ امانت ذاتی صدر انجمن احمدیہ -/14873 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد میاں حمید احمد ولد میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ راجن پور گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد طاہر ولد چوہدری محمد حسین راجن پور گواہ شد نمبر 2 سعید احمد بھٹی ولد مبارک احمد طاہر راجن پور

مسل نمبر 36491 میں شیریں ثمر بنت میاں اقبال احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجن پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والدہ محترمہ رقبہ 4 کنال آدھا مرلہ واقع ٹھکرم چک مالیتی -/810 روپے۔ 2۔ زمین ھبہ شدہ از والد محترم رقبہ 17 کنال 16 مرلے واقع ٹھکرم چک مالیتی -/3550 روپے۔ 3۔ زمین ھبہ شدہ از والد محترم رقبہ 92 کنال 12 مرلے واقع کوٹلی نصیر مالیتی -/18520 روپے۔ 4۔ ترکہ والد محترم، بینک بیلنس -/45000 روپے۔ 5۔ ترکہ والد محترم (i) زرعی اراضی رقبہ 14 مرلے واقع راجن پور مالیتی -/80000 روپے۔ (ii) بنجر اراضی رقبہ 72 کنال 3 مرلے واقع ٹھکرم چک خاص مالیتی -/14450 روپے۔ (iii) بنجر اراضی رقبہ 1069 کنال واقع کوٹلی نصیر مالیتی -/213800 روپے۔ (iv) مکان رقبہ 16 مرلے واقع عنایت آباد کالونی راجن پور مالیتی -/500000 روپے۔ (v) امانت ذاتی -/14873 روپے جس کے ورثاء والدہ محترمہ 3 بہنیں اور دو بھائی ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شیریں ثمر بنت میاں اقبال احمد صاحب راجن پور گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد طاہر ولد محمد حسین صاحب راجن پور گواہ شد نمبر 2 میاں حمید احمد برادر موصیہ

مسل نمبر 36492 میں امۃ النور صاحبہ بنت میاں اقبال احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 22 سال 10 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجن پور شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ بنجر اراضی ھبہ شدہ از والد محترم رقبہ 78 کنال 12 مرلے واقع کوٹلی نصیر مالیتی -/15715 روپے۔ 2۔ بنجر اراضی ھبہ شدہ از والد محترم رقبہ 17 کنال 16 مرلے واقع ٹھکرم چک خاص مالیتی -/3550 روپے۔ 3۔ ترکہ والد محترم۔ نقد رقم -/45000 روپے۔ 4۔ ترکہ والد محترم:۔ (i) اراضی رقبہ 14 کنال واقع راجن پور غربی مالیتی -/80000 روپے۔ (ii) بنجر اراضی رقبہ 72 کنال 3 مرلے واقع ٹھکرم چک خاص مالیتی -/14450 روپے۔ (iii) بنجر اراضی 1069 کنال واقع کوٹلی نصیر مالیتی -/213800 روپے۔ (iv) مکان رقبہ 16 مرلے واقع عنایت آباد کالونی راجن پور مالیتی -/500000 روپے۔ (v) امانت ذاتی صدر انجمن احمدیہ ربوہ -/14873 روپے۔ جس کے ورثاء والدہ محترمہ 3 بہنیں اور 2 بھائی ہیں۔ 6۔ طلائی زیورات وزنی 3 ماشے 3 رتی مالیتی -/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ النور بنت میاں اقبال احمد صاحب راجن پور گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد طاہر ولد چوہدری محمد حسین صاحب راجن پور گواہ شد نمبر 2 میاں حمید احمد برادر موصیہ

مسل نمبر 36493 میں سید کاشف احمد ولد سید مبارک احمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 15-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9100 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سید کاشف احمد ولد سید مبارک احمد صاحب ڈرگ روڈ کراچی گواہ شد نمبر 1 محمد رفیق ولد احمد دین ڈرگ روڈ کراچی گواہ شد نمبر 2 امین احمد تنویر ولد عبدالحمید ڈرگ روڈ کراچی

مسل نمبر 36494 میں نداء النصر بنت میر مسعود اقبال قوم کشمیری پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حویلیاں ضلع ایبٹ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 10-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس

کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نداء النصر بنت میر مسعود اقبال ولد چوہدری بشیر احمد ہری پور ہزارہ گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد وڑائچ ولد چوہدری بشیر احمد ہری پور ہزارہ گواہ شد نمبر 2 میر مسعود اقبال والد موصیہ

مسل نمبر 36495 میں روبینہ اقبال زوجہ محمد اقبال عابد قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالج روڈ اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/37750 روپے۔ 2۔ متفرق گھریلو اشیاء (گھڑی، سلائی مشین، ٹی وی) مالیتی -/12500 روپے۔ 3۔ حق مہر -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ روبینہ اقبال زوجہ محمد اقبال عابد کالج روڈ اوکاڑہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری عبدالستار ولد چوہدری عبدالعزیز اوکاڑہ گواہ شد نمبر 2 محمد اقبال عابد ولد نور احمد صاحب اوکاڑہ

مسل نمبر 36496 میں محمد عمران ولد عطاء اللہ قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 55/2-L ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عمران ولد عطاء اللہ چک نمبر 55/2-L ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر 1 ہدایت علی شاہد وصیت نمبر 22890 گواہ شد نمبر 2 محمد یوسف ولد غلام قادر چک نمبر 55/2-L

گندگی کے ڈھیر ہمیں باہر نظر نہ آئیں۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم ملک منور احمد عارف جہلمی صاحب رحمان کالونی ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کی والدہ مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم میاں سلطان بخش صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ کلر کہار ضلع چکوال ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 25 مئی 2004ء کو بعمر 96 سال وفات پا گئی ہیں۔ 26 مئی کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر آپ نے ہی دعا کروائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی ہے۔ آپ بہت مہمان نواز دعا گو خاتون تھیں۔ آپ نے دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں یہ صدمہ صبر ورضا سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ رسید بک

مجلس انصاراللہ پاکستان کی رسید بک نمبر 2979 جس کی رسیدات 1 تا 4 کاٹی جا چکی ہیں مجلس انصاراللہ شالامار ٹاؤن سے گم ہوگئی ہے۔ درج بالا رسید بک پر کسی قسم کا کوئی چندہ ادا نہ کیا جائے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو دفتر میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(قائد مال انصاراللہ پاکستان)

اعلان داخلہ

گورنمنٹ آف پاکستان کالج آف نرسنگ جناح پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل سنٹر کراچی نے دو سالہ B.Sc.N ڈگری پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 جون 2004ء ہے جبکہ اینٹری ٹیسٹ 21 جون 2004ء کو ہوگا اس سلسلہ میں مزید معلومات روزنامہ ڈان مورخہ 24 مئی 2004ء سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

نیشنل کالج آف آرٹس لاہور نے سمر 2004ء میں سرٹیفکیٹ کورسز کروانے کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارم اور مزید معلومات کیلئے درج ذیل ایڈریس سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

(M.jawaid sidique coordinator summer workshops 2004 NCA)

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالمالک صاحب کارکن خلافت لائبریری ربوہ مقیم دارالنصر شرقی لکھتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالغفار صاحب دارالنصر غربی حلقہ اقبال مورخہ 14 مئی 2004ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ ملنسار، بااخلاق اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ بچوں کی تربیت بہت احسن رنگ میں کی۔ اگلے دن ان کی نماز جنازہ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے دارالنصر غربی اقبال میں پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ملک یوسف سلیم صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی اقبال نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل بخشے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ملک منصور احمد صاحب سابق سیٹلمنٹ کمشنر لاہور لکھتے ہیں مکرمہ نعمانہ ملک صاحبہ جو محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے مرحوم کی نواسی ہیں۔ ان کا آپریشن جون کے دوسرے ہفتہ کو امریکہ میں متوقع ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے نیز آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

مکرم جلال الدین شاد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں۔ خاکسار کا نواسہ سرفراز احمد خان عمر سوا دو سال جو مکرم ظفر احمد خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کا پوتا ہے بوجہ ڈبل نمونیہ بیمار تھا اس کے بعد اس کے پھیپھڑے کا آپریشن بھی ہوا ہے جو اللہ کے فضل سے کامیاب ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

درخواست دعا

مکرم عبدالحکیم خان صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھ گڑھی مرحوم مربی سلسلہ بائیں ٹانگ میں شدید فریکچر کی وجہ سے شیخ زید ہسپتال لاہور کے آرتھوپیڈک وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ پلاسٹک سرجری ہو چکی ہے۔ مسلسل لیٹے رہنے سے قبض کی تکلیف بھی ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے ہر تکلیف اور پریشانی سے محفوظ رکھے۔

کالکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل)

(تندرستی کا خزانہ)

مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

پیکنگ	20ML	120ML	200ML
رعایتی قیمت	100/-	500/-	800/-

(اصل دوائی خریدتے وقت لیبل پر GHP جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ!

بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے

سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک

لمبے، گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز۔ چھ مختلف تیل وروغن اور جرمنی وفرانس کے گیارہ مختلف مدر ٹنکچرز کو ایک خاص تناسب سے یکجا کر کے تیار کیا ہوا یہ ٹانک بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔

پیکنگ: 120ML ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔ رعایتی قیمت: -/150

چھوٹے قد کا سپیشل علاج

تین سال سے 20 سال تک لڑکے اور لڑکیوں کو اگر 2 ماہ تک مسلسل تین مختلف مرکبات کا باقاعدہ استعمال کروایا جائے تو اللہ کے فضل سے بچوں کے قد مناسب حد تک بڑھ جاتے ہیں اور ان کی خون وکیلشیم کی کمی دور ہو کر صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے لڑکے اور لڑکیوں کی دوا الگ الگ ہے۔ تین مختلف مرکبات پر مشتمل 2 ماہ کا سپیشل علاج۔ رعایتی قیمت -/300

نیز 2 مختلف مرکبات پر مشتمل چھوٹے قد کا 2 ماہ کیلئے عام علاج رعایتی قیمت صرف -/125 روپے

ناک کے جملہ امراض

دائمی نزلہ، الرجی، ہڈی کا ٹیڑھا پن، ناک کے اندر گوشت کی سوجن، گویا یعنی ناک کی جملہ امراض کا مؤثر علاج۔

	پیکنگ	رعایتی قیمت
GHP 67/GP	20ML	25/-
GHP 204/GH	20ML	25/-
GHP 254/GH	20ML	25/-
GHP 368/GH	20ML	25/-

چار ادویات ملا کر کم از کم 4-2 ماہ باقاعدہ استعمال کریں۔

چار ادویات پر مشتمل 2 ماہ کا علاج رعایتی قیمت -/800

نوٹ: جمعۃ المبارک کو سٹور / کلینک موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا۔ انشاءاللہ

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون: 212399

New BALENO
...New look, better comfort
SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے
BALENO
Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore
Tel:5712119-5873384

ربوہ میں طلوع وغروب 2 جون 2004ء

طلوع فجر	3:23
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:06
وقت عصر	5:04
غروب آفتاب	7:12
وقت عشاء	8:50

الفضل کے خریدار متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ مئی 2004ء مبلغ -/84 روپے بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے سابق انچارج خلافت لائبریری و صدر محلہ دارالرحمت شرقی الف ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ محترمہ حکمت عباس عودۃ صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم فاضل مبشر بلاد عربیہ و گیمبیا افریقہ مورخہ 24 مئی 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں مورخہ 27 مئی کو بعد نماز فجر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیت المبارک ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب ربوہ کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال خرچ نے دعا کروائی۔ مرحومہ کبابیر فلسطین سے برادرم چوہدری صاحب کے ساتھ پاکستان آئی تھیں اور دارالرحمت شرقی الف ربوہ میں سکونت پذیر تھیں۔ آپ کی اولاد ماشاء اللہ دو بیٹوں مکرم نصیر احمد شریف صاحب اسلام آباد اور مکرم بشیر احمد شریف صاحب لندن کے علاوہ آٹھ بیٹیوں پر مشتمل ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص خادم دین ہیں مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا آپ کے داماد ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کے درجات کی بلندی اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق پانے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم عدیل احمد گوندل صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم رفیق احمد عامر صاحب آف جرمنی کو مورخہ 14 مئی 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام عاشر احمد گوندل عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب گوندل (امیر حلقہ درگانوالی) آف بھڈال سیالکوٹ کا پوتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ بچے کو صالح صحت مند اور باعمر نیز خاندان و جماعت کیلئے باعث رحمت وبرکت بنائے۔

بقیہ صفحہ 2

29 مئی 2004ء

نماز فجر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں صبح 4 بجکر 30 منٹ پر پڑھائی۔

صبح 10 بجے حضور انور ایدہ اللہ اپنے دفتر میں تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں آج 40 فیملیز کے 200 افراد کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔

پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز ظہر اور عصر پڑھائیں اور نمازوں کے بعد مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب کی بیٹی عطیۃ الشافی کے نکاح کا اعلان فرمایا جو مکرم ظفر اللہ خان صاحب ابن مکرم زبیر خلیل خان صاحب جنرل سیکرٹری جرمنی جماعت سے طے پایا ہے۔

حضور انور نے دونوں خاندانوں کی خدمات کا ذکر فرمایا اور ہدایت اللہ صاحب ہبش کی بچیوں کے اخلاص اور نیکی کا ذکر کرتے ان کے لئے دعا کی کہ اللہ ان کو نیکی اور اخلاص میں مزید بڑھائے اور ان کی نسلوں میں بھی یہ اخلاص جاری رہے۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دونوں خاندانوں کو نکاح کی مبارکباد دی اور شرف مصافحہ بخشا۔

شام 5 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوبارہ اپنے دفتر میں تشریف لائے اور 26 فیملیز کے 111 افراد کو شرف ملاقات بخشا۔

10-7 بجے واقفین نو بچوں اور بچیوں کی کلاسوں میں شرکت کے لئے حضور انور MTA کے مبشر سٹوڈیو میں تشریف لائے پہلے واقفات نو بچیوں کی کلاس ہوئی جو 15-8 بجے تک جاری رہی۔ اس کے معاً بعد واقفین نو بچوں کی کلاس شروع ہوئی جو 25-9 بجے تک جاری رہی۔ ان کلاسز میں بچوں اور بچیوں نے نظمیں۔ تقاریر اور ترانے وغیرہ پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے تمام بچوں کو اپنے دست مبارک سے قلم اور بچیوں کو قلم کے ساتھ حجاب بھی عطا فرمائے۔ بچوں کی کلاس میں ایک بچے عزیزم لقمان احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود کا قصیدہ

یَا عَینَ فَیضِ اللّٰہِ وَ العِرفَانِ

بڑی خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ 35-9 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب اور عشاء پڑھائیں اور اس طرح آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

کراچی۔ مسجد میں بم دھماکے سے 15 جاں بحق

کراچی میں ایم اے جناح روڈ پر امام بارگاہ علی رضا سے متصل مسجد میں نماز مغرب ادا کی جا رہی تھی کہ زوردار دھماکہ ہو گیا۔ گنبد پھٹ گیا اور دیواریں گر گئیں۔ 15 نمازی جاں بحق اور 40 زخمی ہو گئے۔ کئی زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔ دھماکہ کے بعد مشتعل افراد نے پولیس پر پتھراؤ کیا۔ پولیس نے جوابی فائرنگ کی۔ کئی گاڑیوں کے شیشے توڑ دیئے گئے۔ شدید دھماکہ سے قریبی عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔ صدر مشرف نے کراچی کی صورتحال کا سخت نوٹس لیا ہے۔ جلد اہم فیصلے کریں گے۔

کوفہ میں شدید لڑائی

عراق میں کوفہ اور بغداد سمیت کئی شہروں میں حملوں اور لڑائی میں 45 عراقی جاں بحق ہو گئے۔ بغداد میں فوجی ہیڈکوارٹرز کے باہر کار بم دھماکہ سے 4 افراد جاں بحق ہو گئے۔ گورننگ کونسل کے ایک رکن کو قتل کر دیا گیا۔ جھڑپوں میں 3 امریکی ہلاک ہو گئے۔ موصل میں فوجی اڈے پر حملہ کیا گیا۔ 2 فوجی ہلاک ہو گئے۔

ضرورت برائے ملازمین

خالد ناصر بیڈ سیجز پرائیویٹ لمیٹڈ کو درج ذیل آسامیاں پر کرنے کیلئے ملازمین کی ضرورت ہے

1۔ سیلز مین۔ میڈیسن کی سیلز میں تجربہ رکھتے ہوں۔

2۔ گن مین (سیکیورٹی گارڈ) سابقہ فوجی اور ذاتی اسلحہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

3۔ لیبر میں کام کیلئے۔ صحت مند اور محنتی احباب

خواہش مند احباب اپنی درخواستیں درج ذیل پتہ پر پہنچائیں اور اسی پتہ پر رابطہ کریں۔

خالد ناصر بیڈ سیجز پرائیویٹ لمیٹڈ

وارثیر کیمیکلز (PVT) لمیٹڈ

3 کلومیٹر لاہور روڈ پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد

0438-531523

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ڈیجیٹل سیٹلائیٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے ڈیجیٹل ریسیور دستیاب ہیں

نیشنل الیکٹرونکس

ڈالڈا: ریفریجریٹر ڈیپ فریزر

سپلٹ AC ونڈو AC

واشنگ مشین کوکنگ رینج، کلر TV

ڈاؤلینس ہائیل

ویوز، فلپس ایل جی

سام سنگ سپر ایشیا۔ اورینٹ

احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے۔

طالب دعا: منصور احمد

لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7357309-7223228

دینی آرٹ کے جدید فن پارے

منتخب آیات دیدہ زیب ڈیزائنوں میں میٹلک ماؤلڈنگ کی صورت میں دستیاب ہیں

Multicolour International

All kind of printing, Designing, Advertising

129-C, Rehmanpura, Lahore, ph: 7590106.

Email: multicolor13@yahoo.com

ہاضمے کا لذیذ چورن

تریاق معدہ

پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے

ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا

ناصر

Ph: 04524-212434 Fax: 213966

زری کے کارچوبی سوٹوں پر زبردست لوٹ سیل لگ گئی

فرحت علی جیولرز

اینڈ زری ہاؤس

یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

Govt. HC NO. ID 541

خوشخبری

جلسہ سالانہ U.K کیلئے اسپیشل پیکج

خصوصی رعایتی ٹکٹ

سبینا ٹریولز

04524-211211-213716

051 2829706 2821750

0300-5105594

www.airborneservices.com

سی پی ایل نمبر 29